ناپ تول میں کمی کی مختلف صورتیں اور معاشرے پر اس کی منفی اثرات کا علمی جائزہ

The different ways of unfairness in measurement and its negative impacts on society: a research study

کریم داد[i] علی سید[ii]

ABSTRACT:

Human history and Quranic teachings expose the main cause of God Torment upon the Folk of Hazrat Shoaib (Aalihe Sallam) as their involvement in unfair dealings. Interpreters and Jurists have used inattentiveness in balance in its large context; for example not paying proper attribution to a person who is deserve, violation of prevailing laws in the country, negligence in worship, ignorance of human rights and duties etc. Many figures such as clergy men, politicians, formers, merchants, teachers judges, doctors and lawyer do not abide by the professional code of conduct.

This research article presents a detailed historical review of the social impacts of inattentive in balance in its socio religious context.

Keywords: Human history, Torment, folk, interpreters' inattentiveness, attribution, violation, negligence, human rights

تاریخ عالم اور قرآنی تعلیمات قوم شعیب علیہ السلام پر نزول عذاب الٰہی کی بنیادی وجہ ناپ و تول میں کمی قرار دیتی ہے۔ جبکہ مفسرین و فقہاء نے ناپ تول کی کمی کو اپنے وسیع معنوں میں استعمال کیا ہے اور اس کے زمرے میں ہر وہ شخص آتا ہے جو ملکی رائج الوقت قوانین کی مخالفت کرتا ہے، مستحق کو مناسب عزت نہیں دیتا، عبادت میں کوتاہی برتتا ہے یا حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بطور مثال عالم کا حق گوئی سے اجتناب، سیاستدان، کسان، سوداگر، استاد، جج، ڈاکٹر اور وکیل وغیرہ کا اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی یا کسی شخص کے باطن اور ظاہر میں فرق سب کو شامل ہے۔ یہ تحقیق ناپ تول میں کمی کی تاریخی تحقیق اور اس کی معاشرتی اثرات کا علمی جائزہ پیش کرتا ہے۔

مشرقی اردن کی بندرگاہ "معان" کے قریب ایک شہر واقع ہے جسے مدین کہلاتا ہے- یہ شہر مشہور پیغمبر ابو الآنبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے "مدین" کے نام سے مشہور ہوا جن کی اولاد یہاں آباد ہوئی تھی- گویا کہ مدین بیک وقت ایک قوم اور ایک شہر کا نام ہے-

اللہ تعالیٰ نے خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام کو اس قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا تھا- یہ قوم تین بڑے گناہوں میں مبتلا تھی:

i اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ii پی۔ایچ۔ڈی سکالر: شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

1-شرک(بت پرستی)حتیٰ کہ درختوں کی عبادت کرتے تھے۔

2-تفریط فی المیزان(ناپ وتول میں کمی کرنا)

3-راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کو ڈرانا دھمکانا اور راہ راست سے منع کرنا

جب حضرت شعیب علیہ السلام نے منع فرمایا تو یہ لوگ استہزاءً کہنے لگے "اے شعیب علیہ السلام !کیا تمھاری نماز نے تمھیں یہی سکھایا کہ ہم اپنے آباواجداد کے معبودوں کو پوجا کرنا چھوڑدے-تم تو ہم میں سے کمزور ہے اور اگر تمھاری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھ کو سنگسار کرتے۔[1]

چونکہ اس قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بات نہیں مانی تو اس پر عذاب الٰہی اس طرح آیا کہ اوّل چندروزان کی بستی میں سخت گرمی پڑی جس سے ساری قوم چیخ اٹھی،نہ مکان کے اندر چین آتا اور نہ باہر-پھران کے قریبی جنگل میں ایک گہری بادل آکر سائیان بن گئی۔اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں چونکہ یہ ساری قوم گرمی سے پریشان حال تھی،بادل دیکھ کر سب دوڑ دوڑ کر ایک دوسرے کو بلاتے ہوئے بادل کے نیچے جمع ہوگئے-

جب ساری قوم بادل کے نیچے آئی تو ان پر بادل سے پانی کے بجائے آگ برسی اور اس کے ساتھ سخت آواز اور چنگھاڑ آئی اور پھر ساتھ زلزلہ بھی آیا اور یوں یہ قوم بھسم ہو کر رہ گئی-[2]

جیسا کہ قوم بیک وقت تین قسم کے گناہوں میں مبتلا تھی تو ان پر عذاب بھی بیک وقت تین نوعیتوں کی آئی:

1-بادل سے آگ برسنا

2-سخت کریہہ آواز اور چنگھاڑ آنا

3-زلزلہ

قرآن مجید نے بحثیت اجتماعی اس قسم کے گناہوں کو تطفیف سے تعبیر فرمایاہے-

ارشادباری تعالیٰ"ویل للمطفیفن الذین اذااکتالو علی الناس یستوفؤن وا اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون[3]

تطفیف سے مراد چھوٹی اور حقیر سی چیز ہوتی ہے اور یہ لفظ اصطلاحًا ناپ وتول میں ڈنڈی مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے- کیونکہ یہ کام کرنے والا کوئی بڑی مقدار میں چوری نہیں کرتا بلکہ ہاتھ کی صفائی دکھا کر خریدار کے حصے میں سے تھوڑا تھوڑا اڑادیتا ہے اور خریدار بیچارے کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ تاجر نے اسے کیا اور کیسا گھاٹا دے گیا-[4]

قوم شعیب علیہ السلام پر نزول عذاب کی بنیادی وجہ بھی ناپ وتول میں کمی تھی- کیونکہ اس قوم میں تطفیف کا مرض پھیلا ہوا تھا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پے در پے نصیحتوں کے باوجود یہ قوم باز نہ آئی-

سورۃ تطفیف کی ابتدائی آیاتیں ہجرت کے اولین ایّام مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ناپ وتول کے اعتبار سے بہت بُرے تھے- لیکن جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو انھوں نے ناپ وتول ایسا درست کیا جو مثال بن گیا-[5]

روایت ہے کہ حضرت ہلال ابن طلقؓ نے ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے فرمایا کہ مدینے والے بہت ہی اچھے ناپ تول والے ہیں- تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان "ویل للمطففین "ان ہی کی وجہ سے نازل ہوئی ہے-

مفسرین وفقہاء نے تطفیف کو صرف ناپ وتول تک محدود نہیں کیا بلکہ ہر حقدار کو اس کا حق پورا پورا دینا لازم اور اس میں کمی کو شامل ہے- اس کی مندرجہ ذیل صورتیں بنتی ہیں[6]

اول: کسی کی عزت وآبرو پر حملہ کرنا: مثلاً کسی شخص کی غیبت کرنا، کسی کو بدنام ورسوا کرنا، اس کے برائیاں برائے تضحیک بیان کرنا وغیرہ-

دوم: کسی شخص کے رتبے اور عہدے کے موافق اس کا احترام نہ کرنا

سوئم: جس کی اطاعت واجب ہو ان کی اطاعت میں کمی کوتاہی کرنا

چہارم: جن کی تعظیم وتکریم لازم ہے، اس میں کوتاہی برتنا مثلاً والدین وزعماء کی توہین کرنا

پنجم: ملک کے رائج الوقت قوانین کا احترام نہ کرنا اور بار بار توڑنا

ششم: رائج الوقت سکّوں کی بے قدری کرنا، کاٹنا وغیرہ- جیسا کہ بقول امام قرطبیؒ حضرت شعیبؑ کی قوم کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ ملک کے رائج الوقت سکّوں، درہم ودینار میں سے کنارے کاٹ کر سونا چاندی بچالیتے تھے اور یہی کٹے ہوئے سکّے پوری قیمت سے چلاتے تھے- [7]

ایک دفعہ حضرت عمرؒ بن عبد العزیز کی خلافت میں ایک شخص کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا کہ وہ درہم کاٹ رہا تھا- موصوف نے اس کو کوڑوں کی سزا دی اور سر منڈ ہوا کر شہروں میں گشت کرایا-[8] - جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی سلطنت کے سکّوں کا توڑنا حرام قرار دیا-

ہفتم: عبادات میں تطفیف: عبادات صحیح طریقے سے نہ کرنا بھی تطفیف کی زمرے میں آتا ہے- مثلاً نماز، روزہ، زکاۃ، حج وغیرہ میں کمی کوتاہی کرنا

حضرت عمرؓ نے ایک شخص دیکھا جو نماز میں سجدہ رکوع صحیح طریقے سے نہیں پڑھتے تھے- اور بڑی جلدی سے نماز ادا کرتے تھے تو آپؓ نے فرمایا، "لقد طففت"- بے شک تو نے کمی کی۔

جبکہ حضرت امام مالکؒ نے حضرت عمرؓ کے اسی قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا، "لکل شیء وفاء وتطفیف" ہر چیز میں برابری اور کمی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ معاملات اور اخلاقیات سب اس میں شامل ہیں- تو اہتمام کے بغیر وضوء بنانا نماز بر وقت نہ پڑھنا، زکاۃ نہ دینا، احکام حج میں کوتاہی برتنا وغیرہ اس میں آتا ہے-[9]

ہشتم: حقوق العباد میں تطفیف: جب کوئی شخص مقررہ حد اور حق سے کم دیتا ہے تو وہ تطفیف کا مرتکب ہوتا ہے-

ا: مثلاً ایک استاد خواہ سکول ٹیچر ہو یا کالج یونیورسٹی میں استاد ہو اپنی تنخواہ پوری لیتا ہے لیکن سکول کالج یا تو لیٹ آتا ہے یا کلاس بروقت نہیں لیتا اور کلاس میں پڑھانے کا حق ادا نہیں کرتا-

ب: ایک ڈاکٹر کی تطفیف ان کا سرکاری اوقات کی عدم پیروی یا سرکاری اوقات میں پرائیوٹ کلینک چلانا ہوتا ہے- سرکاری اوقات میں مریضوں کا معائنہ دلجمعی کے ساتھ نہیں کرتا یا مریضوں پر غیر ضروری کمرشل ٹسٹ کرواتے ہیں، جبکہ بلا ضرورت کمیشن یافتہ ادویات لکھتے ہیں-

ج: ایک مزدور کی تطفیف یہ ہوتی ہے کہ جتنے وقت کی خدمت کا معاہدہ کیا ہو یا عرف میں جس طرح اور جتنی محنت کا معمول ہوتا ہے وہ اس میں کام چوری کرتا ہے-

د: جج کی تطفیف یہ ہے کہ وہ سیاسی، مذہبی، خاندانی رشتے کو فیصلے پر اثرانداز کرلیں یا پھر رشوت لے لیں-

ر: وکیل: ایک وکیل کی طرف سے تطفیف یہ ہوگی کہ وہ اپنے کلائنٹ سے فیس تو پورا لیں لیکن کیس کی تیاری، عدالت میں بھرپور دفاع اور یا پھر ناحق اور جھوٹ کی پیروی کریں۔

ز: سیاستدان: سیاستدان کی تطفیف یہ ہے کہ وہ قانون سازی پر توجہ نہیں دیتا بلکہ اپنا اثر رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے کاروبار کو فروغ دیتا ہے یا اپنے حلقہ انتخاب اور عوامی مسائل کو ٹائم نہیں دیتا-

ص: مذہبی عالم حق گوئی نہیں کرتا، حق کو عوام سے چھپاتا ہے یا قوی اور راجح کو چھوڑ کر غیر اولیٰ کی طرف مائل ہو-

ض: طالب علم: اپنے اوقات ضائع کرتا ہے- والدین سے رقم لیکر پڑھائی پر توجہ نہیں دیتا۔

ط: سوداگر: جب اپنے لیے تولتا ہے تو پورا تولتا ہے اور جب دوسروں کو دیتا ہے تو کم تولتا ہے۔

ظ: کاشت کار: زمین صحیح طریقے سے تیار نہیں کرتا، محنت نہیں کرتا اور اس کے مقابلے میں پیداوار زیادہ چاہتا ہے۔

ک: مرد: اپنی بیوی بچوں کے ساتھ مخلص نہ ہو- انکو ٹائم دے کر تربیت نہیں کرتا اور پھر نافرمانی اور آوارہ گردی کی شکایت کرتے ہیں-

ل: عورت: اپنے شوہر کی وفادار نہ ہو، اپنے شوہر کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی اور مستحق قدر افزائی و پیار نہیں دیتی اور پھر عدم توجہ کی شکایت کرتی ہے۔

م: پولیس: ڈیوٹی میں کوتاہی اور تفتیش میں ملزم سے رشوت لیتے ہیں۔ اور پھر بے عزتی کا رونا روتا ہے-

ن: واپڈا ملازمین: بل پورا لیتے ہیں اور بجلی نہیں دیتی اور یا بل عوام پر تقسیم کرتی ہے جبکہ بجلی بد معاشوں اور ملز کو فروخت کرتی ہے-

شیخ الاسلام ابو القاسمؒ فرماتے ہیں کہ لفظ تطفیف بہت وسیع معنیٰ رکھتا ہے- یہ ہر قسم کی خیانت کو شامل ہے۔ جیسا کہ اپنے عیوب چھپانا اور لوگوں کے وہی عیوب ظاہر کرنا- لوگوں سے انصاف طلب کرنا اور خود انصاف نہ کرنا، لوگوں کی عیب جوئی کرنا اور اپنے عیوب کی پروانہ کرنا، لوگون سے تعظیم طلب کرنا اور خود کسی کا تعظیم نہ کرنا، غلاموں اور ماتحتوں سے خدمت لیتے ہوئے ٹھوکنا یا ان سے کام زیادہ لینا اور اجرت کم دینا، اپنے لئے جو پسند ہوہ دوسروں کے لیے پسند نہ کر نا، رزق اور عافیت اللہ تعالیٰ سے مانگنا جبکہ اللہ تعالیٰ کی حکم برداری سے منہ موڑنا- لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنا اور خود اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی کو کچھ نہ دینا-

دوسروں کو نصیحت کرنا اور خود مبتلا ہونا- دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا اور خود گناہ میں مبتلا ہو جانا- حال خراب رکھنا اور قال ٹھیک رکھنا، بظاہر بزرگوں کی شکل وصورت بنانا اور باطن میں شیطانی کام کرنا، ریاکاری کرنا وغیرہ سب تطفیف میں شامل ہیں-[10]

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "خمس بخمس" یعنی پانچ گناھوں کی سزا پانچ قسم ہیں-

الف: عہد شکنی پر دشمن کا غلبہ ہونا

ب: اللہ تعالیٰ کے قانون چھوڑنے پر فقر واحتیاج کا عام ہو جانا

ج: بے حیائی اور زناکاری پر وبائی امراض کا مسلط ہو جانا

د: ناپ وتول میں کمی پر قحط میں مبتلا ہو جانا

ر: زکاۃ نہ دینے پر بارش کا رک جانا[11]

طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ جس قوم میں مال غنیمت کی چوری رائج ہو جائے تو اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں دشمن کا رعب اور ہیبت ڈال دیتے ہیں اور جس قوم میں "ربوٰ" سود خوری کا رواج ہو جائے تو انھیں موت کی کثرت ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ وتول میں کمی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انکا رزق منقطع کر دیتے ہیں- اور جو لوگ حق کے خلاف فیصلے کرتے ہیں تو ان میں قتل وخون عام ہو جاتا ہے- اور جو لوگ معاہدات میں غداری کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔[12]

قطع رزق، فقر وفاقہ کی مختلف صورتیں ہیں- حدیث شریف میں قطع رزق کا جو ارشاد ہے اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے- کہ اس کو یا تو رزق سے بالکل محروم کیا جائے اور یا یہ کہ: روزی موجود ہو لیکن اسکو کھا نہ سکے- یا استعمال نہ کر سکے جیسا کہ بہت سی بیماریوں میں اس کا مشاہدہ ہوا ہے -مثلاً: شوگر(Diabetes)، بلڈ پریشر(Blood) Pressure کالا یرقان (Hepatitis C)، ایڈز(AIDS)، کانگو وائرس(Kango Virus) وغیرہ-

اسطرح قحط یا قحط رزق کی صورت یہ بھی ہے کہ اشیاء ضرورت مفقود ہو جائیں مثلاً: گھی، آٹا، ٹماٹر آلو، مرچی، چینی، چاول، پٹرول، ڈیزل، وغیرہ کا بحران پیدا ہونا اور یہ بھی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ رزق موجود ہو بلکہ وافر مقدار میں موجود ہو لیکن مہنگا اس قدر ہو کہ قوت خرید سے باہر ہیں جیسا کہ کبھی پٹرول، کبھی ڈیزل، کبھی آلو ٹماٹر اور دیگر آشیاء خورد ونوش کی مہنگائی-

محدثین وفقہاء کے نزدیک فقر مسلط ہونے کا اصل مقصد محتاجی وحاجتمندی کا ہے، کہ ہر شخص اپنے کاروبار وضروریات زندگی میں دوسرے کا جتنا محتاج ہو وہ اتنا فقیر ہوگا- [13]

اگر موجودہ زمانے میں حالات پر غور کیا جائے تو انسان اپنے بود و باش، رہن سہن اور نقل و حمل میں ایسے ایسے قوانین میں جکڑا ہوا ہے کہ اس پر قیل و قال تک کی پابندیاں لگ جاتی ہیں اور اپنا مال موجود ہوتے ہوئے پھر بھی خرید و فروخت میں ازاد نہیں ہوتا بلکہ اغیاروں کے شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں-

جیسا کہ (IMF) آئی-ایم-ایف کے شرائط وپابندیاں، کبھی (UNO) یو-این-او اور کبھی دوسرے سپر پاور Super (Powers) کی طرف سے پابندیاں لگائے جاتے ہیں- حتیٰ کہ سفری پابندیاں بھی لگائی جاتی ہیں جیسا کہ کسی شخص کا نام (ECL) ای-سی-ایل میں ڈالا جاتا ہے- اور (NOC) این-او-سی کا پابند بنایا جاتا ہے-

روز بروز ایسی ایسی نت نئی پابندیاں لگائی جاتی ہیں کہ ہر کام کے لئے انسان، دفتر گیری اور افسر گیری کا شکار ہو جاتا ہے، جیسا کہ آجکل محکمہ تعلیم، صحت، پولیس، پٹواری وغیرہ میں تطفیف ہی کی وجہ سے آئی-ایم-یو(IMU) کا نظام متعارف ہوا جو کہ ایک کہ اضافی دردسر اور افسر گیری کا واضح نمونہ ہے-[14]

نتائج:

1- تفریط فی المیزان اپنے اندر بہت وسیع معنیٰ رکھتا ہے اور یہ صرف ناپ وتول میں کمی کو شامل نہیں ہے-

2- چونکہ تفریط ماضی میں اقوام سابقہ کی ہلاکت کا سبب بنا ہے لہٰذا عصر حاضر میں اس کا شکار ہونا عذاب الہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے-

3-معاشرہ میں ہر فرد اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تفریط فی المیزان کا مرتکب ہو کر نتائج بھگتاہے-

4- تفریط فی المیزان ہی کی وجہ سے غلبہ دشمن اور قطع رزق ہو جاتاہے-

5-اس کی وجہ سے انسان نت نئی پابندیوں میں جکڑا جاتا ہے۔

6- آج کل این-او-سی کا لزوم، سفری پابندیاں، تجارتی پابندیاں اور حتیٰ کہ صنعتی پابندیوں کی بنیادی سبب بھی تفریط فی المیزان ہی ہے-

حواشی ومصادر

[1] ابن کثیر: امام عماد الدین آبی الفدا اسماعیل بن کثیر القریشی الدمشقی ابن کثیر، المتوفی (774)، تفسیر ابن کثیر ج7ص558، طبع دارابن الجوزالسعودیۃ، 1995،

[2] القرطبی: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المتوفی 671)، الجامع لاحکام القران والمبین لما تضمن من السنۃ واحکام الفرقان، ج5، ص179-80، الشھیر با تفسیر القرطبی، طبع دار العلمیۃ بیروت لبنان، 2003

[3] القران، سورۃ التطفیف ایت نمبر-1-3:

[4] مودودیؒ سید ابواعلی مودودی المتوفی (1979) تفہیم القران، ج ششم، ص200، مکتبۃ تعمیر انسانیت لاھور طبع 1983

[5] مالک بن انس بن مالک بن عمر ابو عبداللہ، المتوفی (93ھ)، موطاء امام مالک ج2، ص167، طبع دار الفکر الدمشق 1996

- [6] مفتی محمد شفیعؒ، تفسیر معارف القران، جلد چہارم صفحہ نمبر665، مکتبہ معارف القرآن کرچی طبع جدید 2004

[7] القرطبی: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المتوفی 671)، الجامع لاحکام القران والمبین لما تضمن من السنۃ واحکام الفرقان، الشھیر با تفسیر القرطبی، ج5، ص 179-80 ، طبع دار العلمیۃ بیروت لبنان، 2003،

[8] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد پنجم صفحہ نمبر665 ، مکتبہ معارف القرآن کراچی 2003پ

[9] مالک بن انس بن مالک بن عمر ابو عبداللہ، المتوفی (93ھ)، موطاء امام مالک ج2، ص171، طبع دار الفکر الدمشق 1994

[10] عبد الحق حقانی دہلوی- تفسیر حقانی، جلد چہارم صفحہ 1914، مکتبہ الحصن لاھور، طبع 2005:

[11] مالک بن انس بن مالک بن عمر ابو عبداللہ، المتوفی (93ھ)، موطاء امام مالک ج2، ص173، طبع دار الفکر الدمشق 1993

[12] مفتی محمد شفیعؒ، تفسیر معارف القران، جلد ششم صفحہ نمبر694 ، مکتبہ معارف القرآن کرچی طبع جدید 2004

[13] ثناءاللہ پانی پتی علامہ قاضی الحنفی المتوفی 1225ھ، تفسیر مظہری،، جلد7، ص179، طبع ضیاالقران پبلکیشنز لاھور پاکیستان 1996

[14] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد چہارم ص نمبر253، مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع جدید 2004